

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیصہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۱ - جلد ۹ - | لودیانہ ۶ جنوری ۱۸۸۱ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

آج نور افشاں آٹھواں سال ختم کر کے نویں سال میں قدم دھرتا ہے = نور افشاں اپنے ناظرین کو سال نو کی مبارکبادی دیتا ہے = تھل اور کوہاٹ کے درمیان کی تار کو چوروں نے کاٹ ڈالا ہے = کابل کا راستہ خطرناک ہو گیا ہے = روسی سرعت کے ساتھ افغانستان کی طرف اپنی تار برقی بڑھا رہے ہیں = افواہ ہے کہ امیر کابل کی ملاقات کیواسطے کئی ایک روسی آرہے ہیں = روم کے اندرونی معاملات بڑی خرابی کی حالت میں پڑ گئے ہیں = امیر کابل آجکل اپنی بیگم صاحبہ کی مدارات میں سلطنت کے کاروبار سے از حد غافل ہے - شاید رومی ہوا انکو بھی لگ رہی ہے = ہندو تاجر کابل میں سخت تنگ ہیں در کمر بستہ ہیں کہ یہاں سے بھاگ جائیں = میر بچہ

کابل کے جیلخانہ سے فرار ہو گیا ہے = قندھار میں تو امن چین ہے مگر بیرونجات میں بڑا شور و شر ہے = محمد اسلام خان ارغنداب کیطرف فساد برپا کر رہا ہے = ایوب خان اپنے جنگی سامانوں میں مصروف ہے = فوج کابل کا ایک دستہ جلال آباد میں پہونچا ہے = حضور وایسرائے نے صحت پائی ہے = مشہور ہے کہ باوجود مشکلات کے ایوبخان نے ۱۵ ہزار کے قریب آدمی جمع کر لئے ہیں = فرانس کے دو فوجی افسر آپسمیں لڑتے لڑتے مر گئے ہیں = خبر ہے کہ امیر عبدالرحمان خان ہندوستان کی سیر کرنیکو آنیوالے ہیں = چین نے پھر جنگی سامان کی تیاری کا حکم دیا ہے = جرمن اور روس میں پھر کچھ کھچاکھچی ہونے لگی ہے = روسی فوج کا خیال ہے کہ اگر چین پر ہمکو حملہ کرنیکا حکم ہوا تو ایک ہی دفعہ چین کو مغلوب کر ڈالینگے = کہتے ہیں کہ جب پشاور تک ریل جاری ہو جائیگی تو پشاور میں بڑی چھاونی نہ رہیگی بلکہ راولپنڈی میں مضبوط چھاونی

قایم رہیگی = یونان کے مقابلہ کے لئے چالیس ہزار آدمی سلطان نے تیار کئے ہیں = اہل البانیا نے صاف طور سے ظاہر کر دیا ہے کہ [illegible]
حکم کو ہرگز نہ مانینگے = سنگا[illegible]
دھونے کی ایجاد ہو[illegible]
ریاست پٹیالہ نے اپنے[illegible]
محصول کو معاف کر دیا[illegible]
امیر کابل کو اور روپیہ بھی د[illegible]
۰ ماہ گذشتہ کے اندر افیون[illegible]
کروڑ ۳ لاکھ روپیہ وصول[illegible]
کا ارادہ ہے کہ جرمن کی سیر فرماو[illegible]
میں ۱۱ دسمبر کو آتشزدگی سے [illegible]
نقصان ہوا = ایران کی فوج [illegible]
ہٹا دیا ہے = جلال آباد کے حاکم [illegible]
میں جلال آباد کے صوبہ کا محاصل امیر [illegible]
حکم ہوا ہے کہ ۵ ۵ سالہ کو ضرور عہدہ سے علیٰ[illegible]

نور افشاں

ہم سُنتے ہیں کہ درہ آفریدی کے فرقوں اور کمشنر پشاور کے مابین درہ خیبر کی حفاظت کیواسطے حسب ذیل شرایط ہوئے ہیں۔ اوّل یہہ کہ آفریدی سو آدمی علی مسجد پر اور اتنے ہی جمرود پر تعینات رکھیں یہہ لوگ برٹش گورنمنٹ سے تنخواہ پاوینگے اور اُنکا کام یہہ ہوگا کہ ہفتہ میں دو دفعہ مابین جمرود اور ڈاکہ کے بدرقہ کا کام کریں جہاں پر اُنکی بدلی کابل گورنمنٹ کے بدرقوں سے کیجاویگی۔ دویم یہہ کہ جو فرقے برٹش گورنمنٹ سے وظیفہ پاتے ہیں اُنکے مواجب بدستور رہینگے اور سرکاری فوج مقیم علی مسجد جمرود و لنڈی کوتل [illegible] ویگی۔ سویم یہہ کہ اِس انتظام کی تکمیل [illegible] ات و بجائے اِس اقرار نامہ کو [illegible]
[illegible] ے جو مشہور رہزن ہیں [illegible]
[illegible] ے جرگوں میں کوئی [illegible]
[illegible] رک پر لوٹ مار جاری [illegible]
[illegible] نر صاحب نے انکا تصفیہ [illegible]
[illegible] ہی کہ زکا خیل کو یہہ شرایط [illegible]

[illegible] بار انجمن پنجاب تحریر فرماتے [illegible]
[illegible] بابت خوشخبریاں گونج رہی ہیں [illegible]
[illegible] ہ جیسی کھل رہی ہیں جو بار [illegible]
[illegible] یں دیکھی جاتی کہ قندھار کو [illegible]
[illegible] اب ہم اِسطرح دبوچے بیٹھے [illegible]
[illegible] سرکار کو دبوچ لینا ہو ادھر جنکے خیالات

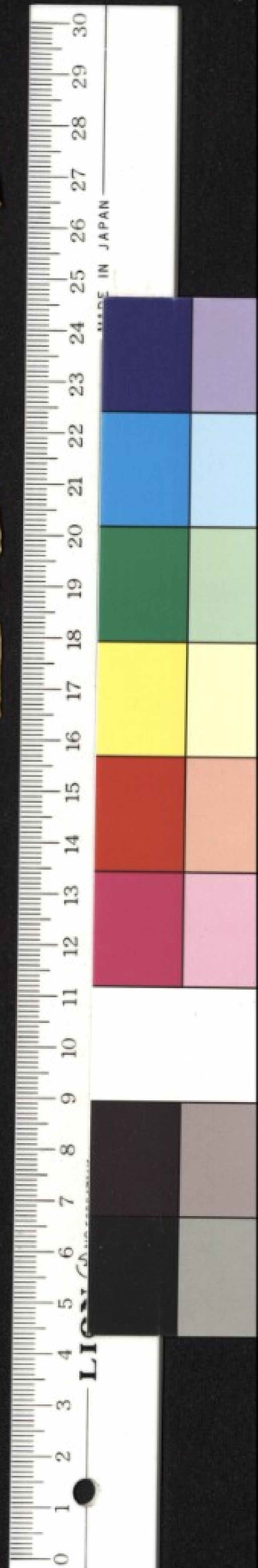
ظاہر کرتے تھے کہ باوجود اِس قدر کابل و قندھار کے جھکندن اُٹھانے کے اگر کچھہ بھی ملک نہ لیا جاوے تو کیسے افسوس کی بات ہے بلکہ جنگ افغانستان کا نتیجہ یہی ہے کہ قندھار کو اپنے قبضہ میں رکھا جاوے +

بیشک گورنمنٹ انگریزی کی قندھار کے متعلق یہہ پالیسی رہی نہیں تھی کہ شیر علی المسلطنہ کے ساتھہ حکمرانی کرکے اور ہمارے ساتھہ اُسکا ایسا ہی علاقہ ہو جس طرح اور تابعدار رؤسا کا ہے گورنمنٹ انگریزی کا مدت تک یہہ خیال مستحکم رہا لیکن کیا کیا جاوے جب شیر علی والی کا رعب داب بھی قابل نہ ہو جس سے قندھار کے لوگ مطیع ہوں اور ظاہر ہے کہ حکومت بغیر رعب داب کے چلا ہی نہیں کرتی اگر گورنمنٹ انگریزی اسکو چھوڑ کر چلی آتی تو ہمیں شک نہیں کہ مخالف کبھی کے قندھار کو لے چکے ہوتے گورنمنٹ انگریزی نے اِس نکتہ کو خیال کرکے اِجتک وہیں فوج اُتار رکھی ہے اور رات دن اِسی بحث میں مصروف ہے کہ قندھار کو اپنے قبضہ میں لایا جاوے یا کیا اور اُس بحث کا نتیجہ اب تو یہی نظر آتا ہے کہ بہت جلد گورنمنٹ انگریزی الحاق قندھار کا اعلان دیدے اور ظاہر کردے کہ گورنمنٹ خود اِس ملک پر قبضہ رکھیگی +

ایوبخان نے زور تو بہت مارے اور اب بھی سنا جاتا ہے کہ اِس دھن میں مصروف ہیں کہ قندھار کو لیا جاوے مگر کچھہ پیش نہ گئی اور جاتی کیونکر ہرات میں ہی لوگ اُسکو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے بلکہ ہرات میں ابتری ہی نہیں آ رہی بلکہ ایوبخان کی طاقت اِس سبب سے بہت کمزور ہو گئی ہے کہ ایک زبردست فرقہ جو ظاہر اُن شخصوں کے وارثونکی ماتحتی میں ہے جو ہرات پر اُس زمانہ سے پہلے جب بارکزیوں نے اُسپر قبضہ کیا تھا حکمران تھے اُسکا مخالف ہے علاوہ اِسکے قوم ایمک کے لوگوں نے جو قرب و جوار میں ہیں ناک میں دم کر رکھا ہے بلکہ ہرات کے دائیں بائیں وہ لوگ مخالف ہوتے چلے ہیں جو کبھی شیر علی سے پہلے ہرات پر قبضہ کرنیکا ارادہ رکھتے تھے +

یہہ سب صحیح لیکن اِسحالت میں گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ قندھار کو ہرگز نہ چھوڑے اور وہاں اُن شایستگیوں کی بنیاد ڈالے جو اِس سرزمین میں کبھی ظاہر نہیں ہوئیں بعلاوہ ملک بھی تو جانتے کہ انگریز عملداری اِس عدل کے ساتھہ کرتے ہیں اور رعایا کو ایسے ایسے فایدے پہونچاتے ہیں یہہ تو ہم جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کو اوّل جھکندن بہت کچھہ کرنا پڑیگا اور غیر ملک کی بد اعتقادیوں کو سہنا اُسکا فرض ہوگا لیکن ہم غور کے ساتھہ کہتے ہیں کہ جسوقت ہماری تجارت اِسطرف کھل گئی تو اِسقدر فایدے ہمکو میسر ہو جاوینگے جو اخراجات سے کہیں زیادہ ہونگے۔ گویا ہم مشرقی ملک کی تجارت کو اپنے ہاتھہ میں لے لینگے جسکی ہمکو ہمیشہ خواہش رہی ہے +

ہم اُسپر قبضہ کرکے ہرات کی حالت کو نرگس کیطرح دیکھتے رہیں کہ ایوبخان کس قسم کی پلٹیاں کھاتا ہے اور ہمکو تو یقین ہوتا ہے کہ جسوقت ہم قندھار کے الحاق کا اعلان دینگے وہ بہت ڈھیلا ہو جاویگا اور عبد الرحمان نے جو اُس سے مصالحت کی گفتگو کی ہے وہ ضرور اطاعت اختیار کریگا اور اُسیطرح اپنے آپکو گورنر ہرات ظاہر کریگا جیسے سرداران سابق کابل کے زمانہ میں اطاعت کے ساتھہ تھے ورنہ اِدھر سے ہم اور اُدھر سے عبد الرحمان خان اُسکے جوش کو روکنے کے لئے کافی ہونگے مگر گفتگو اِسمیں ہی ہے کہ قندھار کا لینا بہت بڑے مہمات وغیرہ کا سر دھرنا ہے اور پھر افغانستان سے یہہ ممکن نہیں کہ مٹ بھیڑ نہوتی رہے مگر ہم ایسی مٹ بھیڑوں سے کب تک علیحدہ ہونگے جب ہم نے چھیڑ شروع کردی تو اُسکے تسلسل کو تو جاری ہی رکھنا واجب



مراسلات

قران کی عدم ضرورت نمبر ۱۲

از روئے ضرورت انجیل مقدسہ

مشہور محمدی مطبوعہ ۲۵ ماہ ذالحجہ سنہ ۹ نمبر ۳۶ میں ہمارے مولانا صاحب نے ۶ نمبر تک ضرورت قران کے بارے میں اور بھی شوق دکھلایا ہے - مگر دراصل کسی میں قران کی ضرورت ثابت نہ کی - صرف ادھر ادھر کی باتیں کر کر اسکے عنوان میں ضرورت قران لکھدیا ہے - جنمیں سے پرچہ ہذا کے نمبر ۵ و ۶ کا جو ہمنے پیشی میں رکھے ہیں جواب لکھا جاتا ہے اور یہہ اسلئے نہیں کہ ان سے قران کی ضرورت ثابت ہوتی ہے لیکن اسلئے کہ انجیل مقدس کو بھی عدم ضرورت قرانی میں شامل کرنیکی کوشش کی ہے اور آپنے اسبات کو زور دیکے لکھا ہے لہذا ہم اُن پُرزور باتوں کو ناظرین کے سامنے رکھکر جواب دینگے +

وہو ہذا

قولہ - پہلے ہم پادری صاحب سے سوالیہ دریافت کرتے ہیں کہ جب بقول جناب کے (اور دراصل بھی یوں ہی ہے) عہد عتیق میں ہر ایک قانون اور تعلیم بالخصوص تعلیم توحید ایک زور اور کثرت سے موجود تھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل کس اصول اور مقصد کے ارواج اور پورا کرنے کیواسطے دی گئی تھی (قران کی پھر بھی گنجائش نہیں اُسکی ضرورت اور بھی کہیں دور جاپڑی - کیا اسبات کا خیال نہ آیا کہ قران انجیل سے زیادہ فضول ٹھہرا - م) وہ کونسا اصول اور مقصد تھا جو بائبل مقدس یعنے عہد عتیق میں مندرج ہونے سے رہ گیا اور اُسکو انجیل نے پورا کیا - انجیل میں جسقدر اخلاقی اصول بیان ہوئے ہیں وہ سب بہ ہیئت مجموعی توریت میں پائے جاتے ہیں - ساری توریت اور صحف عتیقہ نہ دیکھو صرف امثال کی کتاب کو ہی غور سے دیکھئے پھر معلوم ہو جائیگا کہ انجیل کو سارے عہد عتیق سے کیا نسبت ہے - (اسحال میں تو قران کی ضرورت ثابت کرنا سراسر عبث ہے - اسکو ترک کرنے ہی میں مصلحت ہے +)

واضح ہو کہ انجیل اُن ہی اصولوں کا اظہار کرنے سے جو عہد عتیق میں مندرج ہیں فضول نہیں ٹھہرتی کیونکہ اُن کی نہ صرف تائید کرتی بلکہ اکثر باتوں کو ایسی تشریح کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ جسکے بغیر وہ ایک مقید اور ناتمام صورت رکھتی ہیں اور انجیل اسطور کا بیان کرکے خود ہی ظاہر کرتی ہے کہ اُسمیں اور توریت اور انبیاء میں کیا نسبت ہے - توریت ہی کی بنا پر اتمامی تعلقات بڑھائے ہیں حتی کہ عہد عتیق اور جدید الٰہی سلسلہ کے دو جزو ٹھہرتے ہیں - ہر دو میں ایسی نسبت ہے جیسی کسی چیز کے شروع اور انجام میں ہوتی ہے اسحال میں انجیل کی عدم ضرورت کا خیال دل میں لانا اشارہ یا اور لفظوں میں یہہ کہنا ہے کہ کتب عہد عتیق صراحتاً غلط ہیں کیونکہ اُن میں بہت کچھ کہا گیا ہے جو کبھی پورا نہیں ہوا ہاں اگر انجیل کو برطرف کریں تو جھوٹھ اور بیہودگی میں عہد عتیق کے برابر کوئی اور کتاب نہ ٹھہریگی - پس توضیح امر ہذا کے لئے ہم مسیح کے اس قول کو پیش نظر رکھینگے - یعنے

یہہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنیکو آیا ہوں +

باوجود موجودات عہد عتیقہ کے یہہ ہی ایک قول انجیل کی ضرورت کے لئے مکتفی ہے - اسلئے کہ اگر نبوت کی صداقت کے لئے اُس واقع کی ضرورت ہے جسکی وہ خبر ہے اور اگر کسی امر کی ناتمامی اپنے اتمام کی محتاج ہے تو توریت اور صحف انبیاء سابقین کے لئے انجیل کی ضرورت ہے - عہد عتیق میں ایک شخص عظیم کی آمد آمد لگ رہی ہے - اُسکے کام کلام نام اور اوصاف بھی پیشتر ہی مشتہر ہو چکے تھے - اسحال میں اگر وہ مرد ممسوح ظاہر نہ ہوتا تو اُس بیان سابقہ کی کیا نوبت ہوتی اسلئے خداوند عیسیٰ نے فرمایا کہ میں توریت اور نبیوں کی کتابیں پوری کرنے کو آیا ہوں - اور ضرور ہے کہ سب کچھ جو موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے نوشتوں اور زبوروں میں میری بابت لکھا ہے پورا ہو (لوقا ۲۴ : ۴۴) - اور یہہ تکمیل مسیح عیسیٰ نے بہر صورت مطلوبہ کر دکھائی +

پس اوّل مقاصد اخلاقیہ کی بابت واضح ہو کہ وہ بدیہی صداقتیں ہیں مگر انسان اُنسے غافل رہ سکتا ہے اور اُن کے برخلاف یا عوض میں جھوٹھی باتیں کھڑی کر کے اُنکے علم و تعمیل سے برگشتہ ہو سکتا ہے اور ایسا ہی ہوا - اور جب ایسا ہی وقوع میں آچکا تو حق تعالیٰ نے بنی آدم میں سے ایک قوم کو برگزیدہ کرکے وہ اصول کو یاد دوبارہ تبلائے مگر اور باتیں اُنکے متعلق کہیں جو شخص اُس برگزیدگی پر اثر کرتی ہیں اسلئے ضرور تھا کہ جب تشخیص کا زمانہ پورا ہو تو وہ صداقتیں اپنی ذاتی عمومیت کے پایہ پر لائی جاویں +

مثلاً جب مسیح نے فرمایا کہ شریعت کا پہلا اور بڑا حکم یہہ ہی کہ خداوند کو جو تیرا خدا ہی اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر (متی ۲۲: ۳۵) تو اُسکو اُن شرعی احکام اور شہادتوں اور حقوق کی قید سے نکالکر وسعت دی جنکی استثنا باب ۶ اور اور جگہوں میں تاکید آئی ہی۔ کیونکہ وہ احکام وغیرہ صرف بنی اسرائیل کے لئے خدا کی عبادت کا ذریعہ تھے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا روح ہی اور اسکے پرستاروں کو چاہئے کہ روح و راستی سے خدا کی پرستش کریں۔ (یوحنا ۴: ۲۴)۔ یاد رہے کہ خدا کو پیار کرنے میں فقط اُسکی ہستی کا اقرار ہی نہیں بلکہ ایمان باعمال شامل ہی یعنے اُس ہی کی صحبت میں خوش رہنا اور اُسی کی عبادت کرنا اور اُسکے احکام بجالانا۔ اور یوں تو شیاطین بھی ایک خدا مانتے اور تھرتھراتے ہیں (یعقوب ۲: ۱۹)+

پھر دوسرے حکم کو بھی اُن انقیادی تعلقات سے جو اُسکی عمومیت کی بطریق عارضی مانع تھیں بری کر کے شریعت کا اصل مدعا بتلاتا ہی۔ مثلاً توریت میں محبت کا یہہ حکم ہی کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت (احبار ۱۹: ۱۸۔ اور استثنا ۲۳: ۶) اِن دونوں مقاموں سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنکی دوستی اور عداوت محدود کی گئی تھی۔ یہہ پڑوسی اُسی قوم کے لوگ تھے اور غیر جو اُس جماعت میں شامل نہ تھے بلکہ مخالف تھے اُنسے عداوت کا حکم ہی۔ پس مسیح اِس حد کو بے حد کرنے آیا اور یوں کیا۔ پھر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کریں اُنکے لئے برکت چاہو جو تمسے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھہ دیں اور ستاویں اُنکے لئے دعا کرو۔ تاکہ تم الخ +

پھر کہا گیا کہ تو خون مت کر اور جو کوئی خون کرے عدالت میں سزا کے لایق ہوگا (خروج ۲۰: ۱۳۔ اور ۲۱: ۱۲-۱۴)۔ اِسپر مسیح نے تشریحاً یہہ زیادہ کیا کہ میں تمہیں کہتا ہوں جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا۔ اِس سے خون کے ارادے کی جڑ کو دل سے دور کیا تاکہ خون کی نوبت ہی نہ پہونچے لیکن اِنسان کی طبیعت تو واقعی خون کو خون کہتی اور اُسکی سزا دیتی ہی۔ اور توریت میں بنی اسرائیل کو اِس حرکت سے باز رکھنے کے لئے سزائیں مقرر ہوئیں مگر مسیح اِس حکم کو اُنسے بری کر کے عمومیت دیتا ہی۔ اور صرف ظاہری خون ہی کی نہیں بلکہ اُسکی بیخ و بنیاد کی سزایابی کی آگاہی دیتا ہی۔ اِسیطرح اور امور اخلاقیہ کی اصلی تشریح بیان کی ہی۔ اور اُن احکام کو سبکے اور ہر ایک کے لئے واجب ٹھہرایا ہی۔ یاد رہے کہ اِن احکام کی نسبت یہود کے خیال توریت کے اصل مدعا کے خلاف ہو رہے تھے۔ لہذا علاوہ اُس تشریح کے اُنکی خلاف تعبیروں کے برخلاف بھی توریت کو سچا ثابت کیا ہی۔ ہاں ضرور تھا کہ یہہ باتیں اور اور بھی جو توریت میں مقاصد اخلاقیہ کی متعلق عارضی طور سے ٹھہرائی گئیں تھیں اُنکی میعاد پہچکے کہ پورا ہوا۔ مثلاً جورو کو چھوڑنے اور سبت کے متعلق احکام میں ایسی ہی عارضی باتیں تھیں (متی ۱۹: ۳-۹ اور ۱۲: ۱-۸) اور وہ بھی مسیح کے آنے سے اپنے انجام کو پہونچیں اور اُنکا دائمی رواج قایم ہی +

پھر دوم واضح ہو کہ اُس مرد مسیح کی بابت نبیوں نے بہت خبریں طرح بطرح کی لکھی ہیں۔ اُنکا پورا ہونا نہایت ضروری تھا اور انجیل اسی لئے ظاہر ہوئی کہ اُنکی صداقت ثابت کرے۔ ہم صرف چند مثالوں پر اکتفا کرینگے + باقی آیندہ

خط ثالث بابو مہر پرشاد

جناب لالہ کالیچرنصاحب سکرٹری آریا سماج فرخ آباد سلامت بعد سلام نیاز کے خلاصہ یہہ ہی کہ خط آپکا آیا حال معلوم ہوا جناب من میرے دو خط آپکی سماج میں بھیجے گئے اُنمیں سے کسی خط میں اب تک نہ تو کسی کتاب کی تائید اور نہ کسی کی تردید کا ذکر ہی مگر آپ لوگ پیش بینی کر کے کسی کتاب کی تائید اور کسیکی تردید کرنے کو تیار ہو گئے ذرا صبر کیجئے انشاءاللہ تعالیٰ جب یہہ وقت آوے تب اپنا حوصلہ بھی دل کھولکر ظاہر کر لیجئے ابھی تو دوسرا ہی معاملہ درپیش ہی اُسکا طے ہونا دور دراز بلکہ کالے کوسوں نظر آ رہا ہی۔ اور کیا میرے کسی خط میں اسبات کا ذکر بھی آیا ہی کہ فلاں فلاں شخص انجیل مقدس پر ایمان لائے پر تعجب ہی کہ آپ لوگ کس لئے زیادہ تیز پرواز کر کے اسکاٹ صاحب وغیرہ کی بات کو لے دوڑے جنکا کچھہ بھی شمار ملک امریکہ میں نہیں ہی اور نہ وہ کوئی لایق آدمی ہیں اور نہ ایسا ہی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہزارہا آدمی اور بھی ایمان لائے یہہ بات کیسی سراسر بے بنیاد ہی دانشمندوں کو چاہئے کہ بعد دریافت کے کسی بات کو اپنی زبان پر لاویں الخ یہہ وہ مثل ہوئی کہ گیا گیا وہ گیا کہ نہیں کہ گئی گھر بیٹھے آگے کن کہے گی اور یہہ جو آپ نے لکھا ہی کہ آپکا خط تہذیب کی گٹھری اور لیاقت کا بقچہ ہی جسمیں دو چار الفاظ ایسے موجود ہیں مثلاً آنا کانی دم کے پیچھے ملیا کس برنے پر تتا پانی وغیرہ جناب من بلا شک بندہ سے یہہ خطا اِسلئے ہوئی کہ آپکے پہلے خط میں تحریر ہی کہ



ہم تحریری جواب دینا جایز نہیں سمجھتے ورنہ میں ان کلموں کو اپنی زبان پر کبھی نہ لاتا لاچاری کی حالت میں لکھنا پڑا اپر مطلب ضرور یہہ تھا کہ آپکو ابھاروں یا تحریک دوں کہ آپ لوگ اس معاملہ کے درپیش ہونے کے لئے آمادہ اور مستعد ہو جاویں کیونکہ آپکے پہلے خط کے مضمون سے صاف ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ لوگ پہلوتہی کرتے ہیں اسلئے آپکو اشتعالک دی گئی اب اگر آپ کی دانست میں مجھسے یہہ خطا ہوئی ہو تو مہربانی کرکے معاف فرمائے الخ اور اپنے جو یہہ فقرہ لکھا کہ آپ نئے عیسائی ہیں جناب من میں تو اسکو اپنی کمال نیک بختی سمجھتا ہوں اور جو کچھ ہوں سو خدا کے فضل سے ہوں وہ آپ پر ظاہر ہو جائے گا جناب من اول اسبات کو ذہن نشین کیجئے کہ دینی مباحثہ کا مطلب و نتیجہ یہہ ہونا چاہئے کہ بھولے ہوؤں کو راہ بتلاوے اور ملایمیت سے جواب دے نہ کہ دوسروں کو جیت لینا اور علم کی ہوشیاری دکھلانے کے لئے بلکہ خاص غرض دوسروں کی جان بچانے کی ہو نہ کہ مخالف سمجھ کے زبردستی کرکے ہانک دینا جیسا کہ آپکے خط میں تحریر ہے کہ کیا ہے بذریعہ تحریری سوالات کرکے لطف اٹھاؤ گے تو معلوم ہوا کہ آپ کے ظاہر و باطن میں بڑا فرق ہے خیر میں اسکا کچھ لحاظ نکرکے یہہ کہتا ہوں کہ صاحبو کہ کیا گئی مجھے معلوم پڑیگی ابھی سے کیوں دھمکی دینے لگے کیا جانئے کہ کون کل اونٹ بیٹھ جائے کسی بزرگ کا قول ہے کہ بڑا نوالہ کھائے پر بڑا بول نہ بولے اور یہہ بھی کہا ہے کہ ایک سے گھنٹے گھر میں ہیں تو باہر نہیں ہے مہربانی کرکے ہمیشہ یہہ خیال پیش نظر رکھئے کہ مبادا اژدہوں کے دھوکے کہیں مرچیں نہ چاب جانا جس سے ناحق تکلیف ہو اور کچھ فایدہ ہاتھ میں نہ آوے

اب میں ان نشانوں پر غور کرتا ہوں جو آپنے خدا کے کلام کی آزمایش کے لئے بتلائے ہیں کہ یہہ ہفت یعنے سات نشان خدا کے کلام میں ہونا چاہئے تاکہ ثابت ہو کہ یہہ خدا کی کتاب ہے اور جو آپ کی کتاب بھوسکا نامی چاروں وید میں مندرج ہیں الخ اول نشان جو آپ نے بتلایا یہہ ہے کہ وہ کسی ملک کی زبان نہ ہو اسپر اعتراض ہے بھلا صاحب یہہ تو بتلائیے کہ کس میں ہو فرض کرو اگر ہوا کا سناٹا بادل کی گرج یا اونٹ یا بندر یا کسی چرند یا پرند یا فرشتے کی آواز میں ہو تو یہہ فرمائیے کہ اسکو کون سمجھیگا اور کسکے کام آویگا تعجب ہے کہ آپ لوگ بڑے دور اندیش اپنے کو ظاہر کرتے پر شاید اس معاملہ میں آپکی دور اندیشی کہیں آرام کر رہی ہوگی آپ پر ظاہر ہے کہ بہت بڑے بڑے عاقل اور باریک بین لوگ اس دنیا میں ہو گئے اور خدا کے فضل سے اب بھی موجود ہیں پر اسبات کو کبھی کسی نے باور نہ کیا کہ ضرور ہے کہ الہام الہی ایسی زبان میں جو کسی ملک کی زبان نہو اسکو کوئی دانشمند آدمی جنکی عقل کہیں خواب میں نہ ہو نہ قبول کریگا پس معلوم ہوا کہ یہہ آپکا پہلا نشان کچھ بھی خصوصیت نہیں رکھتا جو خدا کے کلام کی آزمایش کے لئے ہاتھ میں لیا جاوے اور اس سے کچھ کام نکلے اسلئے یہہ نشان محض باطل اور عاطل ہے دوسرا یہہ کہ وہ کتاب قدیمی ہو یعنے بوقت پیدایش عالم ظاہر ہوئی ہو اسپر یہہ اعتراض لازم آتا ہے کہ کتاب کے بھیجنے یا دینے میں کچھ غرض ہوا کرتی ہے کہ نہیں اگر ہوتی ہے تو ضرور یہہ ہوگی کہ جس بات کے سمجھنے میں عقل انسان کی عاری ہے تو وہ کتاب بتلاوے اور سکھلاوے

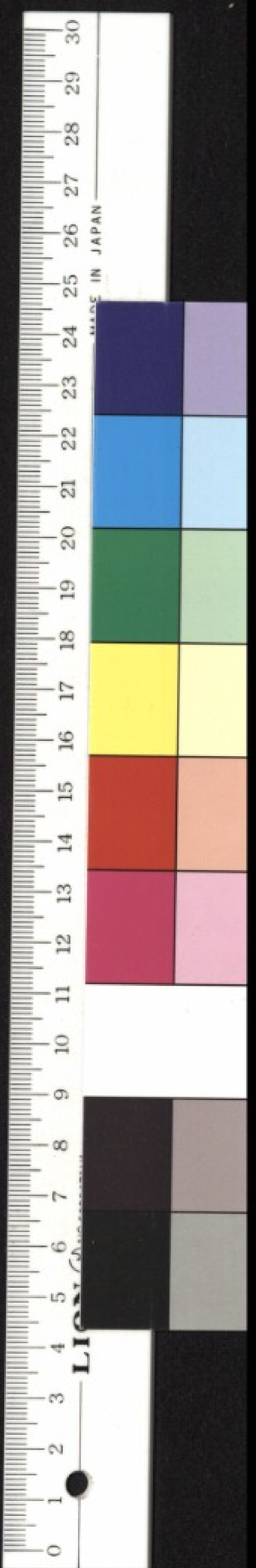
اسکے سوا کچھ یہہ بھی ہے کہ کیا انسان ایسی حالت میں پیدا کیا گیا جسمیں کہ اب ہے یعنے گنہگاری کی حالت میں تو اسکا ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ اس پاک ذات یعنے خدا تعالے سے کسی طرح کی نالایکی سرزد ہو اور اگر ایسا نہیں اور انسان پاکیزگی کی حالت میں پیدا کیا گیا تو ایسی حالت میں کتاب دینے کی کیا ضرورت ہے سو بھی ایسی کتاب جسمیں ہر طرح کی ہدایت کہ ایسا کرنا ویسا کرنا چاہئے جسطرح گنہگار سے کلام کیا جاوے اگر ایسے فرمان اس کتاب میں مندرج ہوں جو طرح بطرح کے رسومات و نذر و نیاز و جگ و ہوم وغیرہ کرنا چاہئے تو کیونکر ممکن ہے کہ اس کتاب کو یہہ قرار دیں کہ جسوقت عالم کی پیدایش ہوئی اسیوقت دی گئی اسوقت دینے کی ضرورت ہی نہیں معلوم ہو سکتی اسلئے یہہ آپکا دوسرا نشان بھی بطلان ہے تیسرا یہہ کہ اسمیں کسی آدمی پر ایمان لانے کی ضرورت نہ لکھی ہو معلوم کرنا چاہئے کہ ہم لوگ حاکم ہیں یا محکوم ہیں اور جو محکوم ہیں تو حاکم کی فرمانبرداری ہمپر کرنا بہر حال لازم ہے اور واجب ہے یہہ نہیں کہ ہم اسکی آزادانہ مصلحت میں جو وہ اپنی حکمت سے ہمارے واسطے تجویز مقرر کرے ہم اسمیں خلل انداز ہوں اگر ہوں تو کیونکر فرمانبردار ٹھہرینگے رہا یہہ کہ بعد ثبوت کامل کے اسپر ایمان لاویں یہہ ہمارا کام ہے اور یہہ بات ضرور بڑی غور طلب ہے اسپر خوب غور کیجئے اور یہہ نشان خدا کے کلام کی آزمایش کے لئے درکار ہیں اور نہو سکنا یہہ معاملہ ہی دوسرا ہے خدا چاہے تو یہہ گفتگو کسی وقت جب اس سے فراغت پائیں طے ہو جائیگی اسلئے یہہ نشان خدا کے کلام کی آزمایش

سکے لئے باطل ہی جو تھا یہہ کہ اُسکا ایک حکم دوسرے حکم کو رد نکرے ہاں بیشک یہہ ایک نشان درست ہی پر اسمیں بھی ایک بات یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ رد ہونا اور ہی اور تکمیل ہونا اور ہی یعنے جس حکم کی تکمیل ہوئی وہ رد نہوا بلکہ تکمیل کو پہونچا۔ پانچواں یہہ کہ اُس کتاب کے مسایل عقلی دلیل سے ٹھیک ٹھیک ثابت ہو سکیں یعنے ایسی بات جو عقل انسان میں نہ آوے اُسمیں نلکھی ہو (غور کا مقام ہی کہ کیا آپ کے نزدیک یہہ ممکن ہی کہ اُسکی لامحدود ذات کا کلی بھید ہماری محدود ذات میں کما حقہ آجاوے سوائے اسکے پھر کلام کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہی جب کہ ہم سب کچھہ اپنی عقل کے وسیلے سے سمجھ سکتے ہوں جناب من اس جہان کی خلقت پر ذرہ نظر کرو مثلاً ایک درخت گلاب کا ہی اُسمیں پتی اور لکڑی سبز رنگ کی دکھلائی دیتی ہی اور اُسکے اوپر پھول دوسرے رنگ کا نمودار ہوتا ہی کیا کوئی بھی اُسکو ٹھیک طور سے سمجھ سکتا ہی کہ یہہ کیونکر ہوتا ہی ایسے ہی اپنے جسم پر غور فرمائیے کہ یہہ ایک قطرہ پانی سے کیونکر طیار ہوا اور کیونکر روح اور جسم ملا ہوا ہی تو بھی ہر ایک یقین کرتا ہی کہ اُسی کارساز کی کاریگری ہی اگر کوئی یہہ کہے کہ اسکا بھید میری سمجھ میں نہیں آتا اسلئے میں نہ کہونگا کہ خدا تعالے کی کاریگری ہی تو اُسکو کیا کہوگے کیا یہہ نہ کہوگے کہ یہہ شخص عقل سے خارج ہی تو کونسی تعجب کی بات ہی کہ اُسکے کلام میں ایسے بھید پائے جاویں جو ہمارے ادراک سے باہر ہوں ضرور چاہئے کہ اُسکے کلام میں ایسے بھید پائے جائیں تاکہ یہہ ایک عمدہ ثبوت اُسکے پاک کلام ہونے کا ہو پھر یہہ یاد رہے کہ عقل کے خلاف نہہ ہو جو عقل سے باہر ہو تو تعجب

نکرنا چاہئے کیونکہ ہماری ذات محدود ہی اور اُسکی لامحدود تو کیونکر ممکن ہی کہ اُسکی ساری مرضی ہماری ناقص عقل میں آسکے اسلئے یہہ نشان بھی بطلان ہی جھٹواں اُسکا اظہار معقول اور ممکن طریقے سے ہو ہاں یہہ بات درست ہی پر کلام کی آزمایش کے لئے نہیں کیونکہ یہہ طریقہ آزمایش کرنے کے وقت اپنے کام میں لانا چاہئے نہ کہ نشان ماننا چاہئے اسلئے یہہ نشان بھی قابل لحاظ نہیں ہی اور کلام کی آزمایش کے لئے تو محض باطل ہی +

ساتویں اُسمیں کوئی بات سرشٹی کی بھاؤ یعنے قوانین قدرت کے برخلاف لغو نلکھی ہو (ہاں یہہ میں مان لیتا ہوں اگر لغو لکھی ہو تو بلاشک قابل لحاظ نہیں ہی پر جو صحیح لکھی ہو تو کیا عذر ہی اگر آپ یہہ کہیں کہ یہہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی بات قوانین قدرت کے خلاف ظہور میں آوے تو معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپ لوگ اپنے سے خدا تعالے میں کچھہ فوقیت نہیں سمجھتے اگر سمجھتے ہو تو کیا اعتراض باقی ہی کیونکہ یہہ ممکن ہی کہ وہ قادر مطلق اپنے کو ایک فوق الانسانی طور سے ہمپر ظاہر کرے ورنہ ہمکو کیونکر یقین ہوگا کہ خدا تعالے اپنی مرضی ہمپر ظاہر کیا چاہتا ہی اس لئے یہہ باتیں بھی اُسکے کلام میں درج ہونے کی کمال ضرورت رکھتی ہیں اگر یہہ نہو تو سوائے جاہلوں کے کوئی دانشمند آدمی اُس کلام کو خدا کا کلام کبھی قرار نہ دیگا اس لئے یہہ نشان بھی محض بطلان ہی) اسکی تمامی پر آپنے ایک نظیر پیش کی ہی کہ جس طرح چاند اور سورج کو ہمیشہ آفرینش کے آغاز سے پرلو کے انجام تک دوسرا پیدا نہیں کرتا اُسیطرح دوسرا الہام بھی نازل نہیں فرماتا واہ صاحب کیا ہی عمدہ نظیر ہی پہلے تو یہہ معلوم ہو کہ میں ایسے پر کہ کا

جب تک کہ ثبوت کو نہ پہونچے قایل نہیں ہوں جسطرح کہ اُنکا اعتقاد ہی کہ اُسمیں کچھہ باقی نہیں رہتا یہہ امر دوسرا ہی اسوقت اُسکی بابت کچھہ گفتگو نہ پڑھائینگے پر آگے دیکھا جائیگا رہا یہہ کہ دوسرا الہام بھی نازل نہیں فرماتا تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو خدا تعالے کی طرف اسپر بھی اعتراض ہوگا کہ اُسنے آپکو ناحق ذرا سا بچہ پیدا کیا اور رفتہ رفتہ ترقی دیکر سن تمیز تک پہونچایا اور ناحق پے در پے انسان پیدا ہوتے ہوئے چلے آئے اور رفتہ رفتہ ترقی کی کیوں نہ ایک ہی دفعہ سب کچھہ پیدا کیا اور بار بار انسان اور حیوان وغیرہ پیدا ہوتے ہیں کیا یہہ دانائی کی بات ہی ذرا غور کیجئے کہ اُسکی بڑی مہربانی اسمیں ہی کہ وہ ہمکو ایسی خوراک کھلاوے جو ہضم کر سکیں دیکھو جب سے کہ انسان نے نافرمانی کی تب سے اُسکی عقل بالکل ضعیف اور ناتوان ہوگئی اب اسکے لایق نہ رہی کہ ہم اُسکی مرضی واجب طور سے سمجھ سکیں ایسی حالت میں ضرور تھا کہ وہ ہمکو تھوڑا تھوڑا سکھلاوے جو ہماری سمجھ میں آجاوے اور جو بڑا بوجھہ ہمارے سر پر رکھا جاتا تو یقین ہی کہ اُسکی برداشت نہو سکتی چنانچہ ہمارے دیکھنے میں آتا ہی کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہی تب اُسکو جوان آدمی کی خوراک نہیں کھلانے لگ جاتے اور جو کوئی شاید ایسا کرے بھی تو بچہ سے ضرور ہاتھہ دھو بیٹھیگا اسمیں خدا کی بڑی شکرگذاری کرنا لازم ہی کہ اُسنے انسان کو چھوٹے بچوں کی طرح سکھلایا کہ اُسکی دستگیری سے ہم اسوقت میں ہیں فقط اب میری یہہ التماس ہی کہ اگر ایسے ہی نشان اُس کتاب میں ہیں جسکا نام بھوکا چاروں وید رکھا گیا ہی تو آفرین



اس کتاب کے مصنف کو اور صد آفرین آپ لوگوں کو ہیں کہ کیا خوب کتاب تصنیف ہوئی جسپر آپ لوگ بڑا فخر کرنے لگے ای صاحب ذرا غور کرکے عقل کو کام میں لائیے کہ یہہ نشان جو آپنے بھومکا چاروں وید میں سے انتخاب کرکے نبلائے ہیں اُسمیں سے کچھ کم وبیش ایک کے سوا اور کوئی قابل لحاظ نہیں ہی اور نہ کوئی دانشمند آدمی انکو قبول کریگا اِسلئے کہ عقل کے خلاف نہ کہ باہر ہیں اب آپکو مناسب ہی کہ اور تلاش کرکے تبلائیے اور اگر آپکو نہ معلوم ہوں تو اُسکی مجکو اطلاع دیجئے کہ میں آپکو تبلاؤں اور اسمیں کچھ چھوٹی بڑی بات نہیں ہی کیونکہ میرا آپکا مطلب ایک ہی ہی کہ سچائی کی تلاش ہو اور یہہ یاد رہے کہ وہ نشان جو بتلائے جائیں ایسے ہوں کہ کسی دلیل سے رد نہو سکیں اور نہ کوئی فریق انکار کر سکے اب اُمید ہی کہ آپ لوگ جواب شافی عنایت کرکے مجکو ممنون بنائینگے +

اب رہا یہہ کہ آپ نے جو یہہ فرمایا کہ انجیل کے آنے سے آگے کی کتاب منسوخ ہوگئی شاید یہہ بات آپ نے کسی محمدی بیدین سے سُنا ہوگا پر ہم لوگوں کا یہہ مقولہ نہیں ہی اگر ایسا ہوا ہوتا تو ہم لوگ آپکے ہم آواز ہوکے یہہ ہی کہنے لگتے کہ خدا نادان ہی بلکہ ہم لوگوں کا یہہ مقولہ ہی کہ سب کتابیں ایکدوسری کی تائید کرتی ہیں کیونکہ انکی مرضی ہماری بہبودی کے شروع اور اتم درجہ میں ظاہر ہوئی ہی آپ کو مناسب ہی کہ دینی کتابیں میرے یہاں سے منگواکر ملاحظہ کیجئے تاکہ اُسکا بھید آپ پر آشکارا ہو اور آپ لوگ منزل مقصود کو پہونچکر خدا تعالی کی رضامندی حاصل کریں خدا کی برکت آپ لوگوں پر ہووے +

راقم بابو ہر پرشاد
۲۳ جولائی ۱۸۹۰ع

خط چہارم بابو ہر پرشاد بنام کالیچرن

جناب لالہ کالیچرن صاحب سکرٹری آریہ سماج فرخ آباد سلامت۔ بعد سلام نیاز کے خلاصہ یہہ ہی کہ میرا خط لکھا ہوا ۲۳ جولائی سنہ الیہ کا خدمت شریف میں پہونچا جسکو عرصہ قریب ۲۴ دن کے ہوا اور اب تک جواب مرحمت نہوا معلوم نہیں کہ کیا سبب ہی جو اتنی دیر ہوئی لہذا تکلیف دیتا ہوں کہ مہربانی کرکے جواب عنایت فرمائیے کیونکہ اب یہہ موقع نہیں رہا کہ خط کتابت شروع کرکے خاموشی اختیار کرو ایسی حالت میں طرفین سے کسیکو زیبا نہیں ہی اور جو کوئی اِس حالت کو اختیار کریگا وہ ضرور اپنے سر پر رسوائی کا دھبہ لگائیگا اب اُمید ہی کہ آپ سے جواب عنایت ہوگا اور شاید میرے اِس خط پر بھی لحاظ نفرمایا جائیگا تو دس روز تک اور انتظاری کرکے بذریعہ اشتہار مشتہر کرادونگا کہ آریہ سماج فرخ آباد جواب نہیں دے سکتے اور یا مجھکو یہہ اطلاع فرمائیے کہ ہم جواب لکھتے ہیں تو ایسی حالت میں کچھ اور بھی انتظاری کیجائیگی اور جو شاید آپ سے جواب نہ بن سکے تو کسی دوسرے سماج کو وہ خط روانہ کیجئے کہ وہاں سے جواب آجائے اور جو وہاں سے بھی نہ ہو سکے تو پنڈت دیانند سرستی صاحب کی خدمت میں بھیجدیجئے تاکہ یہہ معاملہ طے ہو اور بدون طے ہوئے یہہ معاملہ ایک رسوائی کا سبب ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی +

راقم بابو ہر پرشاد
۱۳ اگست ۱۸۹۰ع

منقولات

نیا سال

وقت ہی یہہ لفظ بولنے میں بہت آتا ہی۔ یہہ بڑی ٹھوکر کا باعث ہوتا ہی۔ اِس موقع پر ہم کو یاد آتا ہی کہ وقت چلا جاتا ہی۔ خواہ ہم ترقیاں کرتے ہیں یا نہیں۔ تاہم وقت گذر جاتا ہی اور ہمارا موقع ہاتھ سے نکلجاتا ہی +

چند فرایض ہیں جو اب تک ادا نہیں ہوئے ہرچند گذشتہ سال میں ہم نے اقرار کیا کہ آیندہ ایسا نہ ہوگا۔ کمزوریاں بہت نظر آئیں۔ چنانچہ اُنپر غور کرنے سے افسوس بھی پیدا ہوا اور ہم نے دل سے توبہ کی۔ جب آزمایش کا وقت پھر قریب آیا تو ارادہ کیا کہ ہم غالب آویں مگر مغلوب ہوگئے۔ ایک مرتبہ پھر اُس سخت آزمایش سے مغلوب ہوکر یہہ خیال کیا کہ اب اور کوشش کرنا بیفایدہ ہی۔ اسمیں کچھ بھول اور کم فہمی ضرور تھی کیونکہ اِس حالت میں یہہ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ۱۸۹۰ع کے آخر میں کمزور بہت زیادہ ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جسقدر آزمایش پر غالب آنے کے واسطے زور لگایا جاتا ہی اُسی قدر مشق کے سبب قوت حاصل ہوتی ہی +

بھائیو نئے سال کو نئے قصد سے شروع کروگے کیا

اور ایمانداری کے ساتھ مدت العمر کو ختم کرینگے - اس قصد کے پورا کرنیکے واسطے خدا کی مدد حاصل کرو - وہ موجود ہے جب وہ فرماتا ہے - کامل ہو - وہ جانتا ہے کہ کوئی انسان آپ سے کچھ کر نہیں سکتا پر اُسکی مدد کے وسیلے سے کر سکتا ہے "وقت ہے" کہ پھر کوشش کرو پر اور چند روز میں کیا ہوگا ؟ وقت نرہیگا +

"وقت ہے" وہ شخص جو ضروری کام چھوڑ دیتا ہے یہہ کہتا ہے کہ طبیعت اچھی نہیں - مناسب موقع نہیں - ای عذر کرنے والو اُنکی طرف متوجہ ہو جنھوں نے تعریف و عزت حاصل کی - ناموری پیدا کی یا جنھوں نے نیک نیتی کے تابع ہو کر اپنے پست حال بھائیوں اور بڑہوں کی خدمتگذاری کی اور جنکے مرجانے کے بعد ہزارہا آدمیونکو اُنکا نام نیکی کے ساتھ یاد رہتا ہے - کیا اُنھوں نے سُست و مجہول رہکر کسی وقت کے انتظار میں اپنے ضروری کام چھوڑ دیئے - ہرگز نہیں - برخلاف اِسکے انجیل کی ہدایت کے موافق جو کام اُنکے ہاتھ آیا دل و جان سے مستعد ہو کر اُسکو بخوبی انجام پر پہونچایا - یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ زور اور محنت و لیاقت جو انگریزوں میں ہے خاص اُنکا نشان ہے اور اُن کے ملک کی آب و ہوا اسکا باعث ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی اور ولایتی محنت و جفاکشی اور لیاقت و عزت و کامیابی کے اسباب بہم پہونچانے میں برابر ہیں +

"وقت ہے" بیشک اگر پُر ضروری کاموں کی تکمیل کی غرض سے دو ایک روز کے واسطے بھی انسان کوئی نقشہ بنا دے کہ فلاں وقت یہہ کام کیا جائیگا اور فلاں وقت وہ اور اسی طرح تمام دن کے کام تقسیم کرے تو ناظرین کوکب ہند کو معلوم ہوگا کہ کتنا کام ایک دن میں ہو سکتا ہے - اور ضرور اُنکو تعجب ہوگا +

انسان کے کاموں کے چند دشمن بھی ہیں - (۱) فضول کام - جیسے حقہ پینا - اِسکے باعث وقت بیفایدہ ضایع ہوتا ہے (۲) فضول گوئی - علیٰ ہٰذا القیاس - اگر ہر شخص ہر ایک فضول کام سے دست بردار ہو اور دوسروں کی نسبت مُنہہ بند رکھے یعنے فضول گوئی اور چغلخوری نہ کرے تو ضرور اُس کام کے انجام کے لئے بہت فرصت حاصل ہو جسکی نسبت کہتے ہیں کہ وقت نہیں - ہم دیکھیں گے کہ خدا کے فضل سے اِس نئے سال میں کتنے مفید کام عقل اور ہاتھ سے انجام پائینگے +

چاہئے کہ ہم اپنے دنوں کا حساب کرتے رہیں تاکہ اپنے دلوں کو دانائی میں مشغول کریں - کاش کہ ناظرین کوکب ہند کی بھی خواہش اور دعا ہو + از کوکب ہند

لودیانہ

جمعہ کے روز رکھ کا میلہ صبح سے شام تک بھرا رہا - سنا ہے کہ دوکانداروں وغیرہ سے وعدہ ہوا تھا کہ اوّل و دوم درجہ کے دوکانداروں وغیرہ کو انعام دیا جائیگا مگر چونکہ ابتک کسیکو انعام نہیں ملا ہے اور تین میلہ بھی عمدہ طور سے ہوئے اور دوکانداروں نے اپنا اپنا اسباب وہاں جاکر سجایا اب ناامیدی انعام کی حالت میں شاید آئندہ میلہ رونق نہ پکڑے کیونکہ جب لوگوں سے وعدہ ہو چکا ہے تو پھر کیا دیر ہے +

یکم جنوری کو پڑاؤ سرکاری میں بڑا بھاری جلسہ بتقریب یادگار حضور قیصر ہند منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر منعقد ہوا - جسمیں شہزادگان و رئیسان شہر و بیرونجات و ممبران میونسپل کمیٹی و ڈسٹرکٹ کمیٹی و دیگر صاحبان تشریف لائے - اوّل وقت طلبہ مدارس کو انعام دیا گیا اور بعد بارہ بجے کے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مطابق

اشتہار

ایک نوٹ تعدادی ایک ہزار روپیہ نمبری ۱۶۴۳۰۱۵ ای جلقہ لاہور کلکتہ مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۷۶ء بتاریخ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء کو گم ہو گیا ہے ہم اُسکے دعویدار ہیں اگر گم شدہ نوٹ مذکور کوئی شخص لا دیوے تو مبلغ پچاس روپیہ انعام دیونگے فقط

راقم محمد بٹ حاجی احمد بٹ سوداگران
پشمینہ از لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط
جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا